



اعلیٰ فارغین غزیبوں کے پڑھانے کے قطار بند

ٹریلوں

اوپر: نیج فار امریکہ کو روپس کے ممبر لیسلی برناڑہ جوڑ، ۲۰۰۷ء میں نیویارک سٹی کے بونکس اسکول میں پڑھاتے ہوئے۔

کہ یہ صرف دو برس کا قول وقرار ہے اور کہاں رہتا ہے، کیا کرتا ہے، جیسے زندگی کے بڑے فیصلوں کے لئے تصوری مہلت لے لینے کا ایک راستہ ہے۔ یہاں پرے پیٹل ہیں جنہیں ۲۰۰۷ء سے زادہ اور ۳۰ سال سے کم عمر کے لوگ آگئی زندگی میں بھی کچھ دیر کے لئے نال ہی دیتے ہیں۔

تین یو نورٹی سے ۲۰۰۴ء میں فراغت حاصل کرنے والے ہاتھیں فرانس نے کہا کہ ”مجھے لگتا کہ بہت سے دوسرے ساتھی یہ ٹیکنیک جانتے کہ وہ کیا کرنا چاہیے ہیں۔“ ہاتھیں فرانس کو ”نج فار امریکہ“ کے لئے بخوبی ایک انتظامیں انہیں نے اس پہلی کو قول کرنے سے اس بیان پر انکار کر دیا اور انہیں اس کا یقین نہیں تھا کہ وہ غریب اور محروم طبقات کے طلبہ و طالبات کے لئے اپنے استاد ٹاپت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اس گروپ کی موسم گرمائی تربیت کے بعد ہی ”نج فار امریکہ“ سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ”گریجویٹ ہیں جانے والے بہت سے لوگ کوئی کام ڈھوندتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بڑی پہلو کش بات ہے کہ ان کو کرنے کے لئے کوئی ڈھنگ کا کام مل جاتا ہے۔ یہ وقت

سال ”نج فار امریکہ“ کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ یہ ایک ریکارڈ ہے۔

”نج فار امریکہ“ پروگرام چانے والے افراد یہ سمجھتے ہیں کہ اس متعلقی کے پیش میں زیادہ پیشہ نہیں ملتا۔ اس میں کشش نہیں ہے اور اس پروگرام کے لئے پیش نہ ہوں گے اس کی الجیت اتنی نہیں ہوتی کہ اسے شاندار کہا جاسکے۔

(اپریل ۲۰۰۵ء میں لیکن یورپی کومرنسیا کرسرگرم پے نے ناٹھی نیٹ نے جو سروے کریا ہے اس کے مطابق سرکاری اسکول میں پڑھانے سے دوپھر رکھنے والے گریجویٹس کا فیصد گھٹ رہا ہے۔ ۲۰۰۶ء میں یہ فیصد

فیض آتی ہے کہ ٹیکنیکی ناہایہری ہماری نسل کے شہری حقوق کا معاملہ ہے۔

اس پروگرام سے وابستہ بہت سے اداکین تعلیم کی اہمیت پر، سفید فلام گھٹ کر صرف اس کا گیا ہے۔ پہنچ نے ناٹھی نیٹ سرکاری پالیسیوں کا اور اقلیتی فرقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ و طالبات کے درمیان مطابع کرنے کے لئے قائم کیا گیا ایک غیر جانبدار رکزت ہے۔

لیکن ”نج فار امریکہ“ پروگرام کا معاہدہ مختلف ہے۔ اس کے مہر ان کی کارناٹے سے راجام دینے کا فرق کم سے کم کرنے کی ضرورت پر جنیدی گی سے ملی ہیئت ارجح ہوتی ہے۔ پہلو کے ساتھ ان کا تحریک شاندار ہوتا ہے بات کرتے ہیں لیکن ”نج فار امریکہ“ کی طرف منتہ کا ایک سبب یہ ہے

نج فار امریکہ ایک نظر میں

۲۹: ایسے شہری اور دینی طیوں کی تعداد جن کی خدمت کی جاری ہے۔

۳۰۰۰: زائد کام کرنے والوں کی تعداد۔

۳۰۰۰: زائد: سماں پیش اٹھانے والے طلبہ و طالبات کی تعداد۔

۳۲۵۰۰: ۳۲۵۰۰ کے قریب: پروگرام شروع ہونے کے بعد ساتھیک طبقات کے لئے اپنے اٹھانے والے طلبہ و طالبات کی تعداد۔

امریکہ میں وہ نہارنو جوانوں کی جیت اگریز حد تک بڑی تعداد کے لئے تدریسی برائے امریکہ (”نج فار امریکہ“) پروگرام کا لج سے فراغت کے بعد کا اگاہ دم بن گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت کالج کی تعلیم حال ہی میں مکمل کرنے والے گریجویٹس کو دو برس کے لئے شہر اور دیپات میں غریب طلبہ و طالبات کی تعلیم دینے کے لئے کلے ہوئے اسکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ ان کو اسی شرح سے تھوڑا ملتی ہے اور وہی سہوٹیں ملتی ہیں جو ان اسکوں میں نئے نئے آنے والے پیچوں کے لئے منصوص ہیں۔

اس سال ”نج فار امریکہ“ پروگرام کے تحت غریب طلبہ و طالبات کے شہری اور دینی اسکوں میں پڑھانے کے لئے جن فارٹین کی درخواستیں آئیں ان میں جاری کا اسیل میں کالج کے سائز کا اس کے لئے ۱۶ فیصد، کلکتی کٹ میں تین یو نورٹی کے ۱۶ فیصد، واٹکن ڈی سی میں جاری تاؤن یو نورٹی کے ۱۰ فیصد اور سائیپیٹس میں ہارڈوڈ یو نورٹی کے ۹ فیصد گریجویٹ شاہل ہیں۔ اس گروپ میں تھوڑے کے لئے بھی گریجویٹس کو داخل کیا جاتا ہے اور اس سال آنے والے ۲۸ فیصد امیدوار غیر سفید فلام ہیں۔ جیسا کہ تایا گیا ہے کالجوں سے حال میں فراغت پانے والے ۲۳٪، ۱۸٪، ۱۷٪ اس



وینڈی کوپ

راہیط: http://www.teachforamerica.org/about/our_history.htm

کے لئے ہوتا ہے اور اپنے کیریئر کے پارے میں سوچنے کے لئے دو سال کی مہلت بھی مل جاتی ہے۔

جی تو یہ کہ ۲۰۰۳ میں ہائل پوندرٹی میں ایک سینٹر ہونے کے ناطے یونیورسٹی کے احاطے کے اندر قدری کے لئے کمپ کا انتظام کرنے میں با تحد ثانے والی ایک طالبہ یاہل علم نے کہا ”ان کے بہت سے ہم جماعتوں کے لئے دو سال کا یقین و قرار بھی بھاری تھا۔“

انہوں نے بتایا کہ ”ہم ان لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ اچھا ہے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ اُنہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ دو سال تک مطلی سے بندھ رہے کا قول و قرار کرنے ہیں۔ یاہل علم نے ہر یہ بتایا کہ ”ای ہم لوگ“ جیچ فار امریکہ“ پروگرام میں شرکت کرنے والے پرانے لوگوں کو بھی قدری مرکز پر باتے تھے جو ان فارٹن کو پہنچاتے تھے کہ انہوں نے اس پروگرام کے تحت فریب پیش کے اسکول میں پڑھایا ہے اور اب وہ میڈیا یا اسکول، یا اسکول یا آرکی ٹپر اسکول میں ہیں۔ وہ دوسری محفل فریب اسکولوں میں مطلی کے دوسری نہیں تھے بلکہ ان کی ہی وجہ سے وہ آج بڑی درستگاہوں میں ہیں۔“

اگرچہ ”جیچ فار امریکہ“ سے وابستہ و تجاذبی لوگ آگے کی زندگی میں بھی مطلی کے ہی پیشے کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان میں بہت سے درخواست و بندگان ایسے ہیں جو مطلی کے پیشہ میں لے عرصہ تک رہنے کا مشروبہ ہنا کہ نہیں آتے ہمارے لئے۔ لیکن بہت سے دوسرا ایسے بھی ہیں جو سرمایہ کاری پیشکوں اور تجارت مشاہدی فرموں میں توکری کے لئے بھی درخواست دیتے ہیں۔

ڈرست ماڈھکالن کی کیریئر سریز میں آج ہیں کے ساتھ اعلانات کی ایسی سی ایت ڈائریکٹر مونیکا والن کا کہتا ہے کہ ”جو طباہ کار پوری دنیا کے مقابل کی تلاش میں ہوتے ہیں، ان کے لئے جیچ فار امریکہ ایک الی وارفی مقابل ہے۔ وہ حقیقی معنوں میں ذریعہ استاد کیتھک کی ہم چلاتے ہیں اور احاطے کے اندر ان کی موجودگی بڑی شدت سے محضوں ہوتی ہے۔“

رشل کرنس جب یونیورسٹی آف پیشلوویا میں سال دوم کی طالب تھیں تب انہوں نے میکل پارچے فار امریکہ کا نام نہ۔ وہ کام جس سے فراحت کے بعد سیدھے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لاکائیں جانا چاہتی تھیں لیکن فلاڈلفیا میں مل اسکول کے طلبہ و طالبات کے لئے کچھ تحریر کرنے کا پروگرام شروع کرنے کے بعد دو سال تک پڑھانے کے امکان کی طرف راغب ہو گئی۔

گریجوں کے موسم میں ۵ ہفتے کے ترتیب پر گرام کے بعد کرنس نے نیویارک کے میں ہن میں پیک اسکول ۱۲۳ میں چھٹی جماعت میں خصوصی تعلیم کے لئے آنے والے طلبہ و طالبات کو پڑھایا۔ وہ صحیح ساز سے سات بیجے اسکول پہنچ جاتی تھیں۔ وہ اس کے لئے تیار رہتی تھیں کہ جتنے گھنٹے بھی پڑھانا پڑے، پڑھائیں گی۔ اسکول کے اوقات ختم ہونے کے بعد منعقد ہونے والی میٹنگوں میں شرکت کریں گی اور کھل کوڈ میں بھی حصہ لیں گی کیونکہ اس سے بچوں کو کچھ سمجھنے کو ملتا ہے۔ اسکول کے اوقات شروع ہونے سے پہلے وہ شہر رے رنگ کے لفافے خرپیت تھیں اور ہر طالب علم کے لئے وہ اس لفافے کو کاٹ کر گول سا ایک تختہ باتی



مزید معلومات کے لئے:

جیچ فار امریکہ

<http://www.teachforamerica.org/>

امریکہ کے مستقبل پر توجہ

<http://www.panettainstitute.org/>

پیشل سینٹر فار انالس آف لوگنیبوروڈل ڈان ان یجوکیشن رسچ

www.caldercenter.org/

تحصیل ہن پر لکھا ہوتا تھا "آئی ایم اے چپن"

انہوں نے بتایا کہ "ہم لوگ تربیت کے ذوق میں اس جیسے اگلیز
ٹچر کے دلیل بیکھا کرتے تھے۔ ان کے پاس ایک مشن تھا: ایک ناگفکن
کام کو وہ انجام بخکھانا جائے تھے۔ ان کے طلباء طالبات زیادہ سے
زیادہ ہوں درک چاہتے تھے۔ ہم لوگ وہاں بینچے کرسوپتے تھے کہ ان کی
طرح کی ٹچر ہم کیسے ہیں؟ تب میرے ذہن میں ایسے کافیں رہے
کہ تصور آیا جس میں ہر پچھلے ایک ٹچر ہے۔ میں چاہتی تھی کہ ان میں سے
ہر پچھلے اچھی کارکردگی کا مظہر ہے کہ رہے۔"

ٹچ فار امریکہ کا تصور پر نسلن یونیورسٹی کی ایک طالبہ دیندی کو پ
کے سینتر مقابلاً میں پہلی بار چیز کیا گیا۔ انہوں نے اس اسٹڈی کا ایک قوی
سلسلہ کا عملہ بنانے کی تجویز چیز کی۔ اس تجویز کے پیش ہوتے ہی ان کو
ایکوں موہائل سے ابتدائی اخراجات کے لئے منتقل گیا۔ انہوں نے
بہت کم لوگوں پر مشتمل اضافہ کی مدد سے بالکل چلی سلسلہ پر تفریزی کی مہم
شروع کر دی۔ اس نمبر میں ان کو ۵۰۰ کام کے لائق اسٹڈی میں
گئے۔ جن کو ۱۹۹۰ میں پچھلے ٹچ فار امریکہ پر ٹھیکنے سے صرف کھراں توں، تعلیم کے
پروگرام تیزی سے پہلو نے پختہ لگا کیونکہ اسے صرف کھراں توں، تعلیم کے
شہر میں اصلاحات سے دلچسپی رکھنے والے اہل بھی اور امریکہ کو رہیں کی
مدد حاصل ہو گئی تھی۔ یہ ادارہ ٹچر ہوں کو دو برس کی معادلہ کرنے کے
بعد ۱۹۹۳ء میں اڑا فراہم کرتا ہے جس سے وہ چاہیں تو تعلیمی قرض
اوکر سکتے ہیں یا آگے کی تعلیم کے لئے اس رقم کو خرچ کر سکتے ہیں۔

۲۰۰۱ء سے اس گروپ کو "ٹچ فار امریکہ" پروگرام کے لئے فارمنٹ
میں بڑھتی ہوئی دلچسپی سے فائدہ ہوا ہے کیونکہ ایک بہت بڑی تعداد
میں درخواست دہندگان ٹھیک کو رجیسٹری پر آنے تھے جنہوں کو کوئی
اپنی درخواستیں سمجھنے لگے ہیں۔

ٹچ فار امریکہ کی زیادہ موجو ٹھیک نیارک سٹی کے اسکول
ڈسکرشن سیت بہت سے علاقوں میں موجود ہو رہی ہے۔ اس سال
نیارک سٹی میں اس گروپ کے ممبروں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ
ہے۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ ٹچ فار امریکہ کے تحت اس اسٹڈیس اور پاؤٹی
مور سے ارکنسس ڈیلٹا اور جنوبی ڈکوتا میں پائیں رج لکونا سیوکس
ریز رویشن تک ۲۹ علاقوں میں تقریباً ۱۳۰ اسٹڈی ٹھیک نیارک ہے
ہیں۔ اس گروپ کے لوگ صرف ان خطلوں میں کام کرتے ہیں جن کو
وفاقی حکومت نے انتظامی ضرورت مندرجہ قرار دیا ہے اور ایسے اسٹڈی
کو روزگار دینے کو تیار ہے جن کے پاس کسی خاص مضمون میں ہمارت کی
سرمیکھی نہیں ہے۔

کسی بھی دوسری چیز کی طرح ٹچ فار امریکہ مارکیٹنگ کی کامیابی
ہے۔ اس گروپ کا دفتر نیارک سٹی میں ہے جو پارسوس سے زیادہ اسکولوں
میں پڑھانے کے لئے اسٹڈی کو تفریزی دیتا ہے اور اپنے ۱۴۰ میلیون ڈالر

وابست ٹچر ہوں کا موازنہ کسی خاص مضمون میں ماہر اور پوری طرح سند
کے بجھ کا ایک چوتھائی حصہ تفریزی اور سلیکشن پر خرچ کرتا ہے۔

ماجک کلین نے، جو ہاروڑ میں اعلیٰ حاصل کرنے کے ابتدائی اور
آخری برسوں میں تفریزی دینے کا کام کر رہے تھے اور خود بھی ساؤچھ
برنکس میں پڑھا پکے ہیں، بتایا کہ "ٹچ فار امریکہ ہمارے لئے جو معاصر
کارناموں پر ثابت اثرات ڈالے ہیں۔"

لیکن ۲۰۰۵ء میں ایشین فورڈ کی لندن ڈارلینگ ہاؤسن ٹکس کے
بیویشن میں طلبہ کے کارناموں کا ایک جائزہ لیا تو اس نتیجے پر ٹچر ہم کا گرچہ
شدید ٹھیم کی ہے۔ ہو سکتا ہے میرے کچھ احباب ایسا سوچتے ہوں کہ اپنے
پہلے سال میں میرا دو یہ بہت شدید تھا۔ یوں کہ اس وقت کچھ ایسے افراد
تھے جن کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ وہ ٹچ فار امریکہ دیگر غیر سدید یا
استماتہ کی طرح کی تھی لیکن ان کے جو تائج لئے اس پر گرام کو اپنا لیں
کیونکہ وہ اس کے لئے بہت موزوں تھے۔ ہمیں اس سے بھی مددی کہ اس
مطاعدوں میں کوئی تقصی ہے۔

اگر چہ یہ ستر والدین کو یہ نہیں معلوم کہ ان کے بچوں کو ٹچ فار

تمام اسکولوں میں اس سے کافی مددی اور اب ٹچ فار امریکہ پروگرام
کامیابی کی منزلیں ملے کر رہا ہے۔ (مارچ ۲۰۰۸ء میں، اسٹڈی ڈی ی
کے تعلیمی تھیٹن میں لبان ڈاٹا کے تجویزی کے لئے ہے ہر مرکز اور شہری
انٹی ٹھیٹ نے ایک مطالعہ جاری کیا جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ بائی
اسکول کے طلباء طالبات پر ٹچ فار امریکہ کے ممبروں کے کیا اثرات
پڑتے ہیں۔ اس کوشش کے دوران یہ معلوم ہوا کہ جب اس پروگرام سے

ٹھریلوں نیارک ناگزیر میں قومی نامہ لگا رہیں۔

یوٹھ ایکسچنچ اینڈ اسٹڈی (وائی ایس) پروگرام کے شرکاء اگست میں امریکہ روانگی سے قبل نئی دہلی
میں یو ایس ڈیپنٹی چیف آف مشن اسٹڈیوں ہے۔ وہاں کی رہائش گاہ پر ایک استقبالیہ تقریب کے دوران وائی ایس
ایس یو ایس ڈیپارٹمنٹ آف اسٹڈیت کے تعاون سے چلنے والاہائی اسکول ایکسچنچ پروگرام ہے۔

